تذکرہ
حضرت سید شاہ علم اللہ الحسنیؒ رائے بریلوی

حضرت سید احمد شہیدؒ کے جدِ اعلیٰ اور عہد عالمگیری کے ممتاز شیخ اور عارف باللہ حضرت سید شاہ علم اللہ حسنیؒ کا تذکرہ اور ان کے ممتاز خلفاء اور نامور فرزندوں کے حالاتِ زندگی

(جدید اضافہ شجرات)

مولانا محمد الحسنی ندویؒ
سابق ایڈیٹر "البعث اسلامی"

پیش لفظ
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلسِ نشریاتِ اسلام ۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

تذکرہ حضرت سید شاہ علم اللہ الحسنیؒ رائے بریلوی — مولانا محمد الحسنی ندوی — مجلس نشریات اسلام کراچی

ناشر: افضل ربانی ندوی — فون ۶۲۱۸۱۶ - ۶۲۰۸۹۹
مجلس نشریات اسلام ناظم آباد مینشن ۱ کے ۳ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

تذکرہ

حضرت سید شاہ علم اللہ حسنیؒ رائے بریلوی

حضرت سید احمد شہیدؒ کے جدِ اعلیٰ اور عہدِ عالمگیری کے ممتاز شیخ اور عارف باللہ حضرت سید شاہ علم اللہ حسنیؒ کا تذکرہ اور ان کے ممتاز خلفاء اور نامور فرزندوں کے حالاتِ زندگی۔

از مولانا محمد الحسنی

سابق ایڈیٹر "البعث الاسلامی"

ناشر
فضلِ ربی ندوی

مجلسِ نشریاتِ اسلام
۱ ـ کے ۳۰ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر ۱ ـ کراچی ۱۸

شکیل پرنٹنگ پریس کراچی

فہرست مضامین

شاہ عبدالشکور کو نماز کی تبلیغ :

شاہ عبدالشکور صاحب مجذوب جن کا ذکر کتاب میں متعدد جگہ گزرا ہے مغلوب الحال مجذوبوں کی طرح احکام شرعیہ کے پابند نہ تھے، سید شاہ علم اللہؒ نے ایک خادم کو ان کی خدمت میں روانہ کیا اور یہ پیغام بھیجا کہ نماز آپ پر فرض ہے، نہ پڑھنے کی کیا وجہ ہے، یہ بھی فرمایا کہ اگر شاہ صاحب یہ جواب دیں کہ میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ کہنا کہ نماز کے وقت اولیاء کرام کے ہر وجود پر خواہ وہ گھاس اور پتیوں کی طرح کثیر التعداد ہوں نماز واجب ہے کسی ایک دو کے ادا کرنے سے دوسرے سے ساقط نہ ہو گی، خادم نے جاکر یہ ساری بات کہہ دی، شاہ عبدالشکور نے کہا کہ شاہ صاحب جانتے ہیں کہ میں نماز پڑھ لیتا ہوں، خادم نے شاہ صاحب کی یہ بات دُہرائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو اس کی قوت بخشی ہے کہ ان کے ایک وجود میں اشخاص متعددہ کا وجود ظاہر ہو لیکن اس کے باوجود بھی ان میں سے ہر وجود پر علیحدہ نماز فرض ہو گی اور کسی ایک کے ادا کر لینے سے دوسرے کے ذمہ سے ساقط نہ ہو گی، بحر زخار میں اتنا اضافہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی ولی کو ستر ہزار قالب عطا فرمائے تو ایک نماز سے فرض ادا نہ ہو گا بلکہ ہر وجود اور ہر قالب پر نماز اسی طرح فرض عین اور علیحدہ علیحدہ واجب ہو گی۔ شاہ عبدالشکور پر یہ بات سن کر عجب حال اور وجد طاری ہوا، تین شبانہ روز گلی گلی، کوچہ کوچہ ایک سرخوشی و سرمستی کی کیفیت میں گھومتے رہے اور بار بار یہ کہتے (وے نہ کہیں تو کہے کون، وے نہ کہیں تو کہے کون یعنی ایسی بات وہ نہ کہیں گے تو اور کون کہے گا[1]

سنت کے مطابق نکاح کی پہلی مثال :

سید شاہ علم اللہؒ نے خاندانی معاملات و تعلقات اور نکاح، ولیمہ، عقیقہ وغیرہ میں بھی رسم و رواج اور دستور کے برعکس احیاء سنت پر عمل کیا اور کسی ملامت

[1] سیرت علمیہ

کی پرواہ نہ کی اور باوجود اس کے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے علمی و دینی گھرانوں میں بھی یہ رسوم و خاندانی روایات گھر کر چکی تھیں اور بڑے بڑے اہلِ علم و اہلِ زہد بھی اس کو گوارا کر رہے تھے، یا فتنہ و انتشار کے خوف اور کسی وقتی مصلحت کی وجہ سے چشم پوشی سے کام لے رہے تھے، انھوں نے اس اہم شعبہ میں بھی عزیمت اور اتباع سنت کی وہی شان برقرار رکھی جو ان کا سب سے بڑا وصف اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا پیغام ہے، اپنے تمام فرزندوں کا نکاح انھوں نے پانچ سو درہم شرعی پر کیا، اپنی صاحبزادیوں کا مہر چار سو درہم شرعی رکھا جو حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مہر ہے، یہاں تک کہ اپنی صاحبزادیوں کے جہیز میں انھوں نے کوشش کر کے اور اہتمام کے ساتھ وہی سامان دیا جو سیدہ فاطمہؓ کے جہیز میں دیا گیا تھا، انھوں نے اپنی صاحبزادی کی شادی جس سادگی اور اتباعِ سنت کے ساتھ کی وہ کم از کم اس خاندان میں اس کی پہلی مثال ہے۔

"تذکرۃ الابرار" میں ہے کہ ان کی لڑکی ان کے بھتیجے سید عبدالرحیم[1] فرزند مولانا سید ہدایت اللہ سے منسوب تھیں، سید شاہ علم اللہؒ اچانک نصیر آباد پہنچے، بھائیوں سے ملاقات کی، سید عبدالرحیم بھی وہاں پر موجود تھے، اس زمانہ میں دستور تھا کہ لڑکا شادی سے پہلے اپنے خسر کے سامنے نہیں آتا تھا، سید عبدالرحیم جانے کے لیے اٹھنے لگے، شاہ صاحب نے دیکھ کر فرمایا کہ میاں عبدالرحیم وضو کر کے آجاؤ، اس وقت تمہارا عقد ہے، مولانا سید ہدایت اللہ نے یہ عذر کیا کہ اس قدر اچانک عقد مناسب نہیں کچھ مہلت ہونی چاہیے، کچھ دیر گفتگو کے بعد وہ بھی آمادہ ہو گئے اور اسی مجلس میں ان کا عقد ہو گیا[2]، جہیز بھی سنت کے مطابق تھا، سیدہ بی بی حنیفہ کی شادی میں سنت کے مطابق پیدل چل کر ان کو ان کی سسرال تک پہنچایا،...... جہیز میں ان کو چکی بھی دی تاکہ اتباعِ سنت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ (یہ چکی بہت عرصہ تک بی بی حنیفہ کے فرزندوں کے پاس محفوظ رہی۔)

[1] سید عبدالرحیم کی نسل کا شجرہ صفحہ ۱۶۶ [2] تذکرۃ الابرار